

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

☆ بوقت اذان درود و سلام پڑھنے کا عدالتی فیصلہ۔

☆ صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے بارے میں تین نظریات۔

☆ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھنے کا ثبوت۔

☆ علمائے دیوبند و اہلحدیث سے ثبوت۔

☆ اعتراضات کے جوابات۔

نفس اسلام

از قلم: (احمد رضا قادری سلطانپوری)

WWW.NAESEISLAM.COM

﴿صلوة وسلام پر حکومت پاکستان﴾

﴿اعدالتی فیصلہ﴾

رضائے مصطفیٰ ماہ دسمبر 2000ء

رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ

﴿بوقت اذان درود وسلام پڑھنے کا عدالتی فیصلہ﴾

از مسٹر جسٹس نذیر احمد صدیقی صاحب

گزشتہ دنوں بہاولپور میں یہ صورتحال پیش آئی کہ چند شرپسند عناصر نے دفعہ

۱۴۲۲ کی خلاف ورزی کو بنیاد بنا کر جامع مسجد **عابدیہ بغداد الحد**

بید کی انتظامیہ کے خلاف تھانہ بغداد میں درخواست گزاری کی کہ مسجد میں

لاؤڈ سپیکر کے ساتھ اضافی کلمات پڑھے جاتے ہیں اور ان کی ادائیگی میں کافی

ٹائم لگتا ہے جس سے نہ صرف دفعہ ۱۴۲ کی خلاف ورزی ہوتی ہے بلکہ بیماروں کو

بھی بڑی تکلیف ہوتی ہے اس درخواست پر تھانہ بغداد کی پولیس نے فوراً

ایکشن لیا۔ مسجد کے مؤذن کو تھانہ میں لے گئے۔ سپیکر کے استعمال پر سخت

پابندی عائد کر دی گئی۔ جس پر جناب رانا عبدالرحیم خان اظہر کی مخلصانہ کوشش

سے راجہ محمد سمیل افتخار صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ کے توسط سے ہائی کورٹ

بہاولپور میں رٹ پٹیشن نمبر 59/2000 دائر کی گئی۔ چند پیشیوں کے بعد

مورخہ 18 ستمبر 2000ء کو ہائیکورٹ نے درج ذیل فیصلہ جاری کیا۔

LAHORE HIGH COURT

BAHAWALPUR BENCH BAHAWALPUR

Appeal Revision No. W.P. 1459/2000

In view of the above. It is hereby directed

that respondents shall not prevent the
petitioner from using the Loudspeaker for
purpose of Azaan &
Darood-O-Salam.

Nazir Ahmed Siddiqui (Judge).

ترجمہ۔ اندریں صورت بالا حکم صادر کیا جاتا ہے کہ ریپنڈنٹس کسی طور پر پینٹیشنر کو استعمال لاؤڈ سپیکر برائے اذان و سلام سے نہ روکیں۔

لہذا اہل ایمان بوقت اذان خوب اہتمام سے لاؤڈ سپیکر پر "الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی آلک واصحابک یا رسول اللہ" پڑھیں۔ جو بد نصیب قانون کی آڑ لے کر خواہ مخواہ پریشان کریں کبھی چوکی پر درخواست تو کبھی تھانہ اور پکھری پر بلا وہ۔ تو اب الحمد للہ آپ کو قانونی تحفظ حاصل ہے اگر کوئی شریک و درخواست بازی کے ذریعے پریشان کرے تو آپ حضرات بھی قانونی طور پر اس کے خلاف ایکشن لیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم نحمد و نصلى على رسول الكريم اما بعد
قال الله تبارك و تعالى يا ايها الذين امنوا صلوا عليه و سلموا تسليما.
محترم مسلمان بھائیو! نبی پاک ﷺ پر درود و سلام بھیجنا بہت عظیم عبادت ہے اور اس کی فضیلت پر بے شمار احادیث شائد ہیں۔ اس وجہ سے امت مسلمہ کا نبی پاک ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کا عمل رہا ہے، اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ ہم اہلسنت و جماعت نبی پاک ﷺ پر مختلف الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہیں، اور یہ کہتے ہیں کہ ہر وہ درود جو شریعت کے حکم سے نہ ٹھکانا ہو پڑھنا جائز ہے کیونکہ قرآن و احادیث نے ہمیں کسی مخصوص درود و سلام کا حکم نہیں فرمایا لہذا جب اللہ و رسول ﷺ نے مخصوص

نہیں فرمایا تو ہم تم کون ہوتے ہیں کسی درود کو مخصوص کریں، یا اس پر کسی مخصوص وقت یا مقدار کی قید لگائیں۔ اس وجہ سے ہم کہتے ہیں کہ چاہے درود ابراہیمی پڑھا جائے یا صلوٰۃ وسلام یا کوئی اور درود سب جائز ہیں۔ ہم اہلسنت وجماعت درود ابراہیمی یا دیگر درود پڑھنے کے ساتھ ایک یہ درود الصلوٰۃ وسلام علیک یا رسول اللہ بھی پڑھتے ہیں۔ لیکن بعض حضرات اس کو شرک اور بدعت کہتے ہیں اور پڑھنے والے کو کفر کی نگاہ سے دیکھتے اور مزاق اڑاتے ہیں۔ محاذ اللہ عزوجل۔

لیکن اگر انصاف اور تحقیق کی نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ صلوٰۃ وسلام کوئی سنیوں نے نہیں نکالا۔ کوئی بریلوی یا لاہوری درود نہیں ہے بلکہ یہ درود فرشتوں نے بھی پڑھا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی پڑھا اور اہلسنت کے علاوہ علماء دیوبند و اہلحدیث کے اکابرین نے بھی اس کو پڑھا اور جائز لکھا۔ لہذا یہ شرک نہیں ہے کیونکہ اگر یہ شرک ہوتا تو فرشتے نہ پڑھتے، صحابہ کرام نہ پڑھتے، علماء امت کبھی اس کو نہ پڑھتے اور تو اور خود دیوبندی و اہلحدیث حضرات (جو اس کو بدعت کہتے ہیں ان) کے علماء و اکابرین ہرگز ہرگز نہیں پڑھتے۔ لیکن علماء اہلسنت کے علاوہ خود دیوبندی و اہلحدیث حضرات کا صلوٰۃ وسلام پڑھنا اور اپنے کتب کے اندر اس کو لکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ صلوٰۃ وسلام پڑھنا بالکل جائز ہے اس کو شرک و بدعت کہنا گویا تمام امت مسلمہ کے ساتھ ساتھ دیوبندی و اہلحدیث حضرات کا اپنے اکابرین کو بھی بدعتی و شرک ماننا ہے۔ لہذا یہ بالکل جائز ہے کوئی شرک و بدعت نہیں ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

صلوة وسلام پڑھنے کے بارے میں تین

نظریات

پہلا نظریہ ﴿ حدیث میں آتا ہے کہ ”بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے

ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور مجھ کو میری امت کا (درود و) سلام پہنچاتے ہیں“ (نسائی شریف جلد ۱ ص ۱۴۲، جامع الصغیر جلد ۱ ص ۹۳) اس حدیث کی صحیح علامہ بیہقی لکھتے ہیں ”ورجالہ رجال الصحيح“ (مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۷) امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں ”یہ حدیث صحیح ہے“ (جامع الصغیر جلد ۱ ص ۹۳) حافظ ذہبی اور امام حاکم دونوں فرماتے ہیں ”یہ حدیث صحیح ہے“ (امستدرک مع التلخیص جلد ۲ ص ۳۲۱) اس حدیث کو غیر مقلدین محمد اقبال کیلانی نے اپنی کتاب ”درود شریف کے مسائل ص ۴۷“ میں صحیح کہا۔

دوسرا نظریہ ﴿ دوسرا نظریہ یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کی قبر پر ایک فرشتہ

کھڑا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے کی طاقت دی ہے تو جب بھی کوئی نبی پاک ﷺ پر درود پڑھتا ہے یہ فرشتے قبر پر کھڑے کھڑے وہ درود و سلام دور سے سن لیتا ہے اور پھر نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے۔ وکیل ملاحظہ کیجئے۔ چنانچہ غیر مقلدین اہلحدیث امام ابن قیم نے کتاب ”جلا الافہام“ لکھی جس کا اردو ترجمہ نامور ”اہلحدیث عالم قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے شائع کیا ہے اسکے اندر حدیث شریف موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں ایک ایسا فرشتہ ہے جسے اس نے کل مخلوقات کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔ وہ فرشتہ میری وفات کے بعد میری قبر پر قیامت تک کھڑا ہوگا پس میرا جو بھی امتی مجھ پر درود پڑھے گا وہ فرشتہ اس امتی اور اسکے باپ کا نام (فلاں بن فلاں) لے کر عرض کرے گا اے محمد ﷺ! آپ ﷺ پر فلاں بن فلاں نے درود بھیجا ہے۔ (ص ۶۳) یہی

حدیث امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جامع صغیر ص ۹۲ پر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔ اور جماعت اہلحدیث کے خصوصی ترجمان ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور نے بھی ۲۳ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۶ھ کی اشاعت میں ”جلاء الافہام“ والا حوالہ بدیں الفاظ میں نقل کیا ہے ”کہ امام ابو بکر بن عمر و بصری علیہ الرحمۃ نے ایزار میں، امام عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری نے ترغیب میں، امام محمد بن عبدالرحمن سخاوی علیہ الرحمۃ نے القول البدیع میں ذکر کیا۔ (بحوالہ رضائے مصطفیٰ ۲۰۰۴)

اور امام جلال الدین سیوطی نے ایسی ہی حدیث الحاوی للفتاویٰ جلد نمبر ۲ ص ۱۴۷ پر امام بخاری کی تاریخ سے بھی نقل کیا ہے۔ اور غیر مقلدین اہلحدیث کے امام نواب صدیق حسن بھوپالی لکھتے ہیں کہ ”نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ ایک فرشتہ نبی اکرم ﷺ کی قبر انور پر مقرر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت بخشی ہے جو رسول اللہ ﷺ کو درود شریف پہنچاتا ہے جیسا کہ اس حدیث میں وارد ہے جس کے سب راویوں کی توثیق امن حبان نے کی ہے اور اس مضمون کی کئی حدیثیں بھی وارد ہیں جو اس معنی کو ثابت کرتی ہیں (نزل الامار صفحہ ۱۸۶) غیر مقلدین اہلحدیث کے محمد اقبال کیلانی نے دیلمی شریف کے حوالہ سے ”درود شریف کے مسائل“ صفحہ ۴۷ پر اسی طرح کی حدیث عن ابو بکر سے لکھی ہے اور اس کو حسن کہا ہے۔ اور یہی حدیث غیر مقلدین کے علامہ محمد ناصر الدین البانی نے ”سلسلہ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی الجزء الرابع رقم الحدیث ۱۵۳۰“ میں لکھی ہے۔ اور دیوبندی عالم مولانا ذکریا نے تبلیغی نصاب کے اندر اسی حدیث کو تحریر فرمایا ہے (باب فضائل درود) جبکہ تفسیر قرطبی ج ۷ ص ۱۵۲ پر منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری وفات کے بعد تم میں سے جو بھی سلام پڑھے گا۔ جبریل علیہ السلام مجھے عرض کریں گے اے محمد ﷺ! فلاں بن فلاں نے آپ کو سلام عرض کیا ہے پس میں کہوں گا

وعلیہ السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ معلوم ہوا کہ جہاں کہیں بھی کوئی درود شریف پڑھے یہ فرشتے اس کا نام اور اسکے باپ کا نام لے کر بارگاہ نبوی ﷺ میں عرض کرتا ہے۔ فلاں بن فلاں کہتا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ فرشتہ درود شریف پڑھنے والے کو دیکھ بھی رہا ہوتا ہے اور تمام لوگوں کو اور ان کے باپوں کو بھی جانتا ہے۔ اور ایک ہی وقت میں لاکھوں درود شریف پڑھنے والوں کو دیکھ اور سن بھی رہا ہوتا ہے۔ جب بارگاہ رسالت کے خدام و مقرر ملائکہ کرام روئے زمین پر ہر درود پڑھنے والے کو دیکھ سن اور پہچان رہے ہوتے ہیں تو نبی غیب دان ﷺ بدینہ اولیٰ ان صفات کے حامل ہوئے۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی تو سرکار کا عالم کیا ہوگا

تیسرا نظریہ تیسرا نظریہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کے خادم فرشتے کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ مدینہ شریف نبی پاک ﷺ کی قبر پر کھڑے تمام مخلوقات کی آوازیں سن سکتا ہے اور اس سے بعض کالمین نے سید المرسلین ﷺ کے دور واز مسافت سے سن لینے کا استنباط فرمایا ہے چنانچہ شیر ربانی میاں شیر محمد شریقوری قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ ”اگر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو دور سے سنتا اور پہچاننے کی طاقت عطا فرما سکتا ہے تو کیا نبی کریم ﷺ کے کان مبارک دور سے سننے والے نہیں ہو سکتے؟“ (انقلاب حقیقت ص ۱۲۸) پس معلوم ہوا کہ مدینہ شریف میں قبر کے اندر تمام فرشتوں بلکہ تمام مخلوقات کے سردار آقا محمد مصطفیٰ حبیب خدا ﷺ بھی تمام مخلوقات کی آوازیں سن سکتے ہیں۔ مزید دلائل بھی ملاحظہ کیجئے۔ ☆ ”آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر بروز جمعہ زیادہ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں ”لیس من عبد یصلی علی الا بلغنی صوۃ حیث کان (رح) تم میں سے کوئی شخص بھی مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز (صوتہ) مجھ تک پہنچ جاتی ہے چاہے وہ کہیں بھی ہو۔ ہم (صحابہ) نے عرض کیا۔ کیا آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی؟ تو آپ

ﷺ نے فرمایا کہ میرے وصال کے بعد بھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا کہ اجسام انبیاء کو کھائے۔ (طبرانی معجم کبیر، ۲، الجواہر المظہم الاثنی عشر کی، ۳، القول البدیع، ۱، حجة اللہ علی العالمین ج ۱، ۱۵۱، اربعین نبویہ صفحہ ۳۹، ۱۶، انوار احمدی صفحہ ۷۷، اور بے غیر مقلد الجمعہ عید کے امام ابن تیمیہ نے ”جلاء الافہام“ میں بھی لکھی۔) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام کے اجسام اپنی قبور میں سلامت و زندہ ہیں اور بعد الوصال نبی پاک ﷺ خود دوسرے بن سکتے ہیں۔

☆ سیدنا ابوامامہ صحابیؓ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ”اذا مت ان یسمعن صلاۃ من صلی علی وانا فی المدینۃ وامتی فی مشارق الارض ومغاربھا“ کہ جب میرا وصال ہوگا تو وہ مجھے ہر ایک درود شریف پڑھنے والے کا درود پاک سنائے گا، حالانکہ میں مدینہ منورہ میں ہوں گا اور میری امت مشرق و مغرب میں ہوگی۔ اور فرمایا اے ابوامامہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو میرے درود مقدسہ میں کر دے گا اور میں ساری مخلوق کو دیکھتا ہوں گا اور ان کی آواز سن لوں گا اور جو مجھ پر ایک پڑھے گا اللہ عزوجل اس ایک درود کے بدلے میں اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو مجھ پر دس بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر سورحمتیں نازل فرمائے گا (درۃ الناصحین ۲۲۵)

☆ رسول اکرم ﷺ شفع اعظم سید عالم ﷺ نے فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ باقی دنوں میں فرشتے تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں ”و یوم الجمعة فانی اسمع صلاتی ممن یصلی علی باذنی“ مگر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو مجھ پر درود شریف پڑھتے ہیں میں اس کو اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔ (نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۱۱۰) یہاں ہو سکتا ہے کوئی یہ کہہ دے کہ حضور ﷺ تو جمعہ کے علاوہ نہیں سنتے تو عرض ہے چلو یہ تو قبول کر لو کہ یوم جمعہ حضور ﷺ صلوٰۃ و سلام سنتے

ہیں اور پڑھنا شروع کر دو۔ دوسرا یہ کہ ”نزہۃ المجالس“ کی حدیث سے کیا مراد ہے؟ سنو یہاں بھی مراد ہے کہ اہل محبت کا درود شریف تو میں ہر روز سنتا ہوں جو دوسروں کا جو بغیر توجہ و بے دھیانی سے پڑھتے ہیں وہ فرشتے پہنچا دیتے ہیں۔ لیکن یومِ جمعہ میں ہر کسی کا درود سنتا ہوں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ فرمائیے جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور ﷺ کے وصال کے بعد آئیں گے ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ فقال اسمع صلوة اہل محبتی و اعرفہم و تعرض علی صلوة غیرہم عرضا“ تو آپ ﷺ نے فرمایا محبت والوں کا درود پاک ﷺ میں خود سنتا ہوں اور دوسروں لوگوں کا درود پاک میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات)

یاد رہے کہ دلائل الخیرات وہ کتاب ہے جسے عالی مقام بزرگانِ دین کے علاوہ علماء دیوبند بھی پڑھتے اور عمل کرتے رہے ہیں۔ علماء دیوبند کی مشہور کتاب ”عقائد علماء اہل سنت دیوبند“ (المعتمد) جس پر کثیر علماء دیوبند کی تالیف و تصنیف موجود ہیں اس میں ساتویں سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ ”ہمارے نزدیک حضرت ﷺ کی کثرتِ مستحب اور نہایت موجبِ اجر و ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مولفہ کی تلاوت سے ہو۔۔۔۔۔۔ خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے۔ اور حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر کی قدس سرہ (جو علماء دیوبند کے بیرومرشد ہیں۔ رضا) نے اپنے ارشادات میں تحریر فرمایا کہ مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل (یعنی دلائل الخیرات۔ رضا) کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے۔ (عقائد علماء اہل سنت دیوبند صفحہ ۳۶) اس بیان سے

دلائل الخیرات کے وردوں اور حدیثوں کی مقبولیت اور تلقینی امت کا اندازہ لگائیں۔ یس معلوم ہوا گذرہ حدیث شریف پر بھی بزرگان دین کا یقین و عمل تھا۔

☆ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی کوئی مجھ پر (درو) کو سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح (توجہ) کو میری طرف لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد شریف ج ۱ ص ۲۸۶، مسند احمد بن حنبل) اس حدیث کے تحت غزالی زماں رازی دوراں حضرت سید احمد شاہ کاظمی فرماتے ہیں کہ ”مامن احمد یسلم علی الاردا للہ روحی حتی ارد علیہ اسلام“ نہیں کوئی جو سلام پڑھے مجھ پر لیکن اللہ تعالیٰ میری طرف میری روح لوٹا دیتا ہے کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ اس حدیث میں ”ما“ نافہ ہے ”احد“ مکرہ ہے۔ سب جانتے ہیں کہ مکرہ چیز نفی عموم کا قاعدہ دیتا ہے پھر ”من“ استغراقیہ عموم اور استغراق پر نص ہے۔ یعنی مجھ پر سلام بھیجنے والا کوئی شخص ایسا نہیں جس کے سلام کی طرف میری توجہ مبذول نہ ہوتی ہو۔ خواہ وہ قبر انور کے پاس ہو یا دور ہو۔ ہر ایک کے سلام کی طرف متوجہ ہوں اور ہر ایک شخص کے سلام کا جواب دیتا ہوں (حیات النبی ﷺ صفحہ ۵۵)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں ”یہ (سلام کا جواب دینے کی) فضیلت ہر شخص کے لئے عام ہے جو بھی سید کائنات ﷺ پر ملاۃ و سلام بھیجنے کے شرف سے مشرف ہو خواہ زائر ہو یا پھر اس بارگاہ سے غائب (دور) ہو۔ یا جہاں کہیں بھی ہو اور ظاہر حدیث عموم پر دلالت کرتی ہے (جذب اقلوب)

اسی طرح حضرت امام ابوالیمین ابن عساکر فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کا زائرین کو سلام کا جواب دینا جائز ہے تو اسی طرح حجج آفاق و اطراف میں سے، جہاں سے بھی کوئی سلام کہے آپ ﷺ کا جواب دینا جائز ہے (یعنی آپ ﷺ کو جواب دینے میں) چاہے وہ شخص کتنی ہی دور کی مسافت پر ہو (الجواہر المکتمہ لایمن حجر کی ۲۲)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ ہماری آوازیں سنتے ہیں پس اس تیسرے نظریہ کے ساتھ بھی درود شریف پڑھنا جائز ہے تو ان تینوں نظریوں میں سے کسی بھی نظریہ کے ساتھ اگر کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو جائز ہے۔ اور احادیث سے ثابت ہے۔ عموماً بعض لوگوں کا اعتراض تیسرے نظریہ پر ہوتا ہے تو ان سے عرض ہے کہ آپ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پہلے یا دوسرے نظریہ کے ساتھ (یعنی فرشتے ہمارا درود بارگاہ نبوی ﷺ میں پہنچادیں گے یا قبر پر مقرر فرشتے درود سن کر پیش کر دے گا اس نظریہ سے) ہی پڑھ دیا کریں۔ ہمارا آپ سے کوئی اختلاف نہیں ہوگا لیکن اتنا ضرور کہیں گے آخری نظریہ بھی ثابت ہے اس لئے اگر آپ نہیں مانتے تو نہ مانیں لیکن اس کو شرک و بدعت نہ کہیں۔ انشاء اللہ مزید وضاحت آگے آئے گی۔

وسوسہ: بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ جب خود سنتے ہیں تو فرشتوں کا پیش کرنے کا کیا معنی؟ حضور خود نہیں سنتے اسی لئے تو پیش کیا جاتا ہے۔ ازالہ: یہ ایک شیطانی وسوسہ ہے۔ دیکھو اللہ عز و جل ہمارے تمام اعمال سے آگاہ ہے۔ دیکھ سن رہا ہے۔ لیکن فرشتے بھی اللہ عز و جل کی بارگاہ میں یہ اعمال پیش کرتے ہیں اور بروز قیامت بھی اعمال پیش ہوں گے تو کیا یہاں بھی یہی کہا جائے گا کہ ”اللہ خود نہیں سنتا اس لئے فرشتے پیش کرتے ہیں؟“

اسی طرح جو کوئی انتہائی عشق و محبت میں ڈوب کر یارے آقا ﷺ پر درود پڑھتا ہے تو آپ ﷺ اہل محبت سے محبت فرماتے ہوئے اس عقیدہ سے پڑھنے کا انعام و صلہ عنایت فرماتے ہوئے خود سماعت فرماتے ہیں۔ اور پھر وہی درود شریف فرشتے لکھ کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کر دیتے ہیں اور فرشتوں کا درود پیش کرنا نبی پاک ﷺ کی تعظیم و اکرام ہے۔ وہاں تو حضور ﷺ سنتے ہیں لیکن فرشتے لکھا ہوا پیش کرتے ہیں۔ اور یہ فرشتوں کی ڈیوٹی ہے۔ اس سے یہ لازم نہیں ہوتا کہ نبی پاک ﷺ خود نہیں سن سکتے۔

﴿قرآن پاک کا مطلق حکم﴾

اللہ تعالیٰ عزوجل نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: ان الله و ملائكتہ يصلون على النبى يا ايها الذين امنوا صلوا عليه و سلموا تسليما۔ "بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم (بھی) ان پر درود اور خوب سلام بھیجو"۔ (سورۃ احزاب آیت نمبر ۵۶) اس آیت سے صلوٰۃ (درود) و سلام دونوں کا جواز ثابت ہو گیا۔ اور یہاں اللہ تعالیٰ نے مطلق (بغیر قید کے) حکم فرمایا لہذا چاہے صلوٰۃ و سلام پڑھا جائے یا درود ابراہیمی یا علی علیہ وسلم یا علی اللہ علیک یا رسول اللہ ہر طرح سے اللہ کے حکم پر عمل ہو جائے گا۔ یہاں اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ صرف درود ابراہیمی ہی پڑھنا، صرف نماز ہی میں پڑھنا نماز کے بعد نہ پڑھنا صبح کے وقت پڑھنا شام کے وقت نہیں پڑھنا بلکہ اللہ نے عام حکم فرمایا۔ جب اللہ نے مطلق (بغیر قید، عام) کے حکم فرمایا ہے اس نے ہمیں اختیار دیا ہے کہ تمہاری جو مرضی ہے درود و سلام پڑھو۔ میں خدا تم کو منع نہیں کرتا۔ لہذا اب اگر کوئی کہتا ہے کہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز نہیں یا نماز کے بعد پڑھنا جائز نہیں اس کو چاہئے کہ کسی قرآن کی آیت یا نبی پاک ﷺ کی حدیث سے اس کی ممانیت ثابت کرے۔ یا کوئی ایسی آیت یا حدیث پیش کرے جس میں یہ ہو کہ صرف درود ابراہیمی ہی پڑھو اور کوئی درود نہ پڑھو۔ صرف اپنی طرف سے شرائط کا نام منع کرنا کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔۔۔ رسول اکرم ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا (بعد از حمد و ثناء) ان لوگوں کا کیا حال ہو۔ جو کتاب اللہ میں ایسی شرائط لگاتے ہیں۔ جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہے جو شرط کتاب اللہ میں موجود نہیں ہے وہ باطل ہے اگرچہ وہ سو شرائط بھی ہوں (مشکوٰۃ ص ۳۲۹۔ مسلم کتاب الاعتق ۴۹۳) لہذا جب نہ اللہ عزوجل نے منع کیا اور نہ رسول اللہ ﷺ نے تو تم کون ہوتے ہو منع کرنے والے؟ کیا تمہاری

بات افضل ہے یا اللہ عزوجل کی؟ تم اپنے مولیوں کی بات افضل مانتے ہو اس لئے قید لگاتے ہو ہم تو اپنے رب عزوجل کا حکم مانتے ہیں اور اس نے کوئی قید نہیں لگائی لہذا ہر اچھے وقت اچھے درود کو پڑھنا جائز کہتے ہیں نیز آیت میں ایمان والوں کو حکم ہوتا ہے کہ تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو یعنی تم ان کے لئے دعا رحمت کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحم و کرم فرمائے۔ یہاں سوال ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "قولوا للہم صل علی محمد" کہ تم یوں کہو اے اللہ تو محمد ﷺ پر درود بھیج یہ سب سے چھوٹا درود ہے۔ مگر اس میں سلام نہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں صرف ایمان والوں کو دو باتوں کا حکم دیا۔ ایک صلوٰۃ کا دوسرا سلام کا لیکن آپ نے صرف صلوٰۃ کا ہی طریقہ بتلایا؟ کیونکہ صحابہ کرام نے صرف صلوٰۃ کے بھیجنے کا ہی طریقہ پوچھا تھا اس لئے کہ سلام بھیجنے کا طریقہ آپ انہیں نماز تشہد یعنی التحیات میں بتا چکے تھے اس لئے بہتر ہے کہ جب آپ ﷺ پر درود بھیجا جائے تو سلام بھی شامل کر لیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صلوٰۃ و سلام دونوں کے بھیجنے کا حکم دیا ہے اگرچہ دونوں الگ الگ بھی بھیجے جاسکتے ہیں۔ مگر بہتر دونوں کو جمع کرنا ہے اسی لئے نماز میں بھی دونوں کو جمع کیا گیا ہے۔ اور یہی بات وہابیوں کے مولوی زکریا نے بھی کی ہے کہ دونوں کو جمع کر دینا بہتر ہے۔ (فضائل درود شریف)

علامہ قاضی بیضاوی "صَلُّوْا عَلَیْہِ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں قُولُوا اللّٰہُمَّ "صل علی محمد" اور یوں کہو للہم صل علی محمد "اور وصلو تسلیحاً" کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ قُولُوا السَّلَامَ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَتُہُ اللّٰہُ بِرِکَاکَتُہُ۔ اور اے نبی آپ ﷺ پر سلام ہو۔ اللہ کی رحمت اور برکت۔ (تفسیر انوار التنزیل جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۵۱، ۲۵۲) جن کا وصال ۴۵۸ھ کو ہوا۔ ان کی ایک عبارت بھی ملاحظہ

کے ترجمہ (سلمو اتسلیما) کا معنی یہ ہے کہ یوں عرض کیا جائے کہ سلام علی النبیؐ کی جگہ یا رسول اللہ ﷺ رکھ کر کہا جائے السلام علیک یا رسول اللہؐ یا سلام علیک ایہا النبیؐ ۲۔ یا علی النبیؐ ۳۔ سلام علیک ایہا النبیؐ ۴۔ (شیب الایمان جلد ۲ ص ۲۲۰ بحوالہ مسئلہ حیات النبی ﷺ، سعید اسد) اور خود نبی پاک ﷺ نے خود ارشاد فرمایا کہ ”مجھ پر احسن (خوبصورت الفاظ) کے ساتھ درود شریف پڑھو۔ (مصنف عبد الرزاق ۲ حدیث ۳۱۱۱) اور پھر صحابہ کرام بھی یہی فرماتے تھے کہ ”جب تم نبی پاک ﷺ پر درود شریف پڑھو تو آپ ﷺ پر اچھا (یعنی اچھے الفاظ والا) درود پڑھا کرو (شفا شریف ۴۲۷۔ ابن ماجہ شریف) اس سے پتہ چلا ”الصلوة والسلام علیک یا رسول“ بھی صحیح ہے کیونکہ آیت کے دونوں حصوں صَلُّوا عَلَیْهِ و سلمو تسلیما پر عمل ہو جاتا ہے۔ لیکن آج کل صرف درود ابراہیمی پر ہی زور دیا جاتا ہے تو یاد رہے کہ درود ابراہیمی کی فضیلت دوسرے درودوں سے بڑھ کر ہے مگر وہ نماز کے ساتھ مخصوص ہے نماز سے باہر جس درود میں ساتھ سلام بھی ہو اس سے افضل نہیں۔

﴿صلوة و سلام و خطاب کا ثبوت﴾

☆ صحابہ کرم علیہم الرضوان کے حوالے سے علامہ امام شہاب الدین فخری رحمۃ اللہ علیہ نسیم الریاض میں فرماتے ہیں۔ و المنقول انہم کانوا یقولون فی تحیة الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ۔ ترجمہ کہ منقول ہے کہ صحابہ کرام دربار رسالت میں جب تحیہ پیش کرتے تو یوں کہتے تھے۔ ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ (نسیم الریاض شرح شفا شریف جلد ۳ صفحہ نمبر ۴۵۴)۔

☆ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں۔ کہ حضور ﷺ کی پیدائش پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ پر یوں درود

سلام پڑھا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" (بیان السلا والنبوی از محدث ابن جوزی ص ۲۷۔ موند العرویں جوزی)۔

☆ علامہ علی بن برہان الدین طبری رحمۃ اللہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب کسی حاجت کے لئے صحرا و جنگل میں تشریف لے جاتے فلا یسبح بحجر ولا شجر الا قالا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (یعنی) تو آپ ﷺ جس پتھر یا درخت کے پاس سے بھی گزرتے وہ کہتا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (سیرت حلبیہ صفحہ ۳۶۱)۔

☆ طبرانی، ابوسعید اور بیہقی نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی "کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تھے۔ آپ بعض اطراف مکہ میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے سامنے جو بھی درخت، ڈھیلا اور پتھر آتا تھا وہ آپ ﷺ کو "السلام علیک یا رسول اللہ" کہتا تھا اور میں اسے سنتا تھا۔ (خصائص الکبریٰ جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۹۰، ترمذی، مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۵۴۰) نیز امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کی تحسین کی اور امام حاکم نے صحیح قرار دیا۔

☆ آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ پر یوں سلام پڑھا "السلام علیک یا رسول اللہ" (تفسیر کبر جلد ۵ ص ۴۷۵)۔

☆ شیخ الاسلام علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (رجب ۹۰۹ھ / ۱۵۰۴ء) الصلوٰۃ علیک اسلام علیک من باب اسلام آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو باب سلام سے الصلوٰۃ علیک اسلام علیک ذا النعلم الرجیحی آپ پر صلوٰۃ و سلام ہوا اے عائب علم والے الصلوٰۃ و علیک اسلام علیک یا ذین القیامہ آپ پر صلوٰۃ و سلام ہوا اے قیامت کے دن کی زینت (نعمت غمیری عربی صفحہ ۶۷، علامہ شہاب الدین احمد بن حجر مکی)۔

☆ شیخ عارف اسماعیل حتی آٹھویں پر دہائی (۱۱۳۷ھ) اپنی مشہور تفسیر روح البیان میں درج ذیل مختلف صیغوں سے یہ درود شریف تحریر فرماتے ہیں الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ (الخ) (تفسیر روح البیان صفحہ ۲۳۵ جلد ۸)۔

☆ حضرت محمد ابوالموہب شاذلی (م ۸۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ جب زائر روضہ اقدس پر حاضری دے تو پہلے حمد باری تعالیٰ کرے اس کے بعد یوں عرض کرے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا اکرمک علی اللہ (الخ) (الفضل الصلوات علی سید اصادات از نبھانی ۱۴۲) علامہ نبھانی اسکی شرح میں لکھتے ہیں یہ درود شریف سید الولی الکبیر العارف الشیرانی ابوالموہب شاذلی کا ہے یہ آپ نے زائرین کے لئے تالیف فرمایا ہے تاکہ وہ جناب رسالت مآب ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضری کے وقت پڑھیں اور ہر وقت اور ہر جگہ اس کے پڑھنے میں کوئی رکاوٹ (حرج) نہیں۔ قاری یہ تصور کرے کہ وہ نبی پاک ﷺ کے سامنے حاضر ہے اور اس کے جو خطابات کے میخ ہیں ان کے ذریعے آپ سے عرض گزار ہے کیونکہ نماز کے اتحیات میں سلام کا میخ پڑھے اور وہ نمازی کا یہ قول ہے اسلام علیک لکھا انہی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہ حضور ﷺ کو خطاب کے انہی صیغوں میں سے ہے (الفضل الصلوات ۱۴۲ از نبھانی)۔

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ جن کی عظمت و بزرگی کے اکابر دیوبند والحمد یرث بھی قائل ہیں اور ان کو اپنے اکابر میں مانتے ہیں آپ فرماتے ہیں "پھر صبح کے فرض پڑھتے جب سلام پھیرے تو اور دفعتیہ میں مشغول ہو جائے کہ وہ ۱۲ سو کامل اولیاء کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک ولی کی اس کلمہ سے ہوئی ہے جو حضوری کے ساتھ اسکا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرے، اسکی برکت و صفائی کا مشاہدہ کرے گا اور چودہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائے گا اور فیضیاب ہوگا۔ اور اسی اور دفعتیہ میں درج ذیل

دروود شریف بھی ہیں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام
علیک یا حبیب اللہ الخ (انتباہ فی سلاسل اولیاء صفحہ ۱۲۳)۔

☆ شیخ سعدی رحمۃ اللہ ایک زبردست فاضل اور عارف کامل شخص تھے اور ان کی
تصانیف مدارس دیوبند و ہابیہ میں بھی پڑھی جاتی ہیں آپ اپنی مشہور کتاب بوستان میں
فرماتے ہیں چہ وصف کند سعدی ما تمام صلوٰۃ علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام سعدی عاجز
آپ کی کیا تعریف کرے آپ پر یا نبی درود و سلام ہو۔ ☆ علامہ امام محمد بن عبدالباقی
الماکی الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک طرق متعددہ سے ثابت ہے کہ صحابہ
کرام ہی ایک جماعت (صلوٰۃ کے الفاظ) یوں کہتی تھی۔ "یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ
عَلَیْکَ" (زرقانی علی المواہب جلد نمبر ۶ صفحہ نمبر ۲۳۱)۔ باقی تمام صحابہ کرام کا طریقہ
سلام ہی یہ تھا۔ کہ وہ یوں کہتے تھے۔ اَسْلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللہِ صحابہ کرام رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ آپ ﷺ جہاں بھی تشریف لے جاتے تو شجر و حجر بھی آپ ﷺ
پر سلام بھیجا کرتے۔ ان روایات سے واضح ہو گیا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی الصلوٰۃ و
سلام علیک یا رسول اللہ اور اسلام علیک یا رسول اللہ خدا کے الفاظ سے درود شریف پڑھا
کرتے تھے اور الحمد للہ عزوجل اسی سنت صحابہ پر آج اہلسنت والجماعت والے بھی
عمل کر رہے ہیں۔ ہم نے مختصر احوالہ جات سے صلوٰۃ و سلام کا ثبوت پیش کر دیا ہے
اب بھی اگر کوئی اس کو منع کرے تو آپ اس سے مطالبہ کریں کہ وہ قرآن پاک کی کوئی
ایک آیت اس صلوٰۃ و سلام کے ناجائز یا شرک ہونے پر پیش کرے یا کوئی ایک حدیث
پیش کر دے کہ صلوٰۃ و سلام ناجائز یا شرک ہے یا کم از کم سلف صالحین میں سے کسی ایک
معتبر آدمی کا قول ہی دکھا دے جس میں انہوں نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو
ناجائز و گناہ کہا ہو اور پڑھنے سے منع کیا ہو۔ قرآن و احادیث سے اس کا ناجائز
ہونا ثابت کر کے دکھائے۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک سارے گروہ مل کر بھی ایک

وکیل بھی اس کی حرمت پر پیش نہیں کر سکتے کیونکہ اور ان کے پاس حرمت پر وکیل کوئی نہیں اور ان کے پاس وکیل نہ ہونا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز ہے لہذا ضد وکیل کو چھوڑ کر کثرت کے ساتھ صلوٰۃ و سلام پڑھا کیجئے۔

﴿ علمائے دیوبند و اہل حدیث سے ثبوت ﴾

☆ تمام علمائے دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں " جس کو حضور ﷺ کی زیارت کا شوق ہو۔ اسے چاہیئے کہ عشاء کی نماز کے بعد دل کو تمام وسوسوں سے خالی کرے اور یہ تصور کرے کہ حضور ﷺ بہت ہی سفید کپڑے پہنے اور سبز عمامہ باندھے کرسی پر چودھویں کے چاند کی طرح روشن چہرہ میں جلوہ افروز ہیں۔ پھر دائیں طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور بائیں طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ اور دل پر الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ کی ضربیں لگائے اور بار بار پڑھے انشاء اللہ حضور ﷺ کی زیارت سے شرف ہوگا۔ (کلیات امدادیہ)۔

☆ دیوبند کے مسلمہ بزرگ اشرف علی تھانوی کہتے ہیں۔ " کہ یوں جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں اور وہ بھی ان الفاظ میں۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ (شکر النعمۃ بذکر رحمۃ الرحمن صفحہ ۱۸)۔

☆ تبلیغی جماعت کا تبلیغی نصاب بنانے والے مولوی محمد زکریا صاحب بہارنپوری جن کی کتاب فضائل اعمال سے تمام دیوبندی حضرات مساجد میں درس دیتے ہیں۔ یہی بزرگ فرماتے ہیں کہ۔ " بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے کہ بجائے السلام علیک یا رسول اللہ یا السلام علیک یا نبی اللہ وغیرہ کے " الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ " اسی طرح آخر تک سلام کے ساتھ صلوٰۃ کا لفظ بھی پڑھا دیا جائے تو یہ زیادہ اچھا ہے (تبلیغی نصاب، فضائل درود شریف صفحہ نمبر ۲۸)۔

☆ مرکز تحقیق و شیخ الہند حسین احمد ناٹوی (مدنی دیوبندی) کا ارشاد ہے کہ۔ "چنانچہ وہابیہ کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہل حرمین پر سخت نفرتیں اس عدا اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزا (مذاق) اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صدر درود شریف کو اگرچہ بھینہ خطاب (بی) کیوں نہ ہو مستحب و مستحبی جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر (حکم) کرتے ہیں۔ (الشہاب الثاقب صفحہ نمبر ۶۵)۔ معلوم ہوا کہ منع کرنے والے اصلی وہابی نجدی ہیں۔

☆ حاجی امداد اللہ نے فرمایا! کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بھینہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے کہ اطلاق والا اس عالم امر مفید بحمت و طرف قرب و بعد نہیں ہے۔ پس اس کے جواز میں شک نہیں۔ (شائم امدادیہ صفحہ نمبر ۵۲، امداد الشیخ صفحہ نمبر ۵۹)۔

☆ غیر مقلدین کے علامہ وحید الزمان صاحب یا رسول کہنے یا نہ کہنے کی بحث میں فرماتے ہیں۔ "ہاں حضور ﷺ کو عدا دینے کی نبی سے یہ صورت مستحبی ہے کہ کوئی شخص آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کیلئے بھینہ خطاب آپ کو پکارے تو یہ جائز ہے اور شک سے بالاتر ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو میرے امتی کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں (حدیث المحدثی صفحہ نمبر ۳۳)۔

☆ احسان الہی ظہیر الجہدیت کے استاد علامہ ابوالبرکات احمد (کبیر انوالہ جامعہ اسلامیہ کے شیخ الحدیث تھے) سے کسی نے پوچھا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے بارے میں کئی لوگ کہتے ہیں روضہ اقدس پر پڑھ لیا کرو اور یہاں نہ پڑھا کرو آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو علامہ ابوالبرکات احمد غیر مقلد الجہدیت نے جواب دیا

کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ روحہ پر پڑھنا جائز ہے اور یہاں (یعنی دور سے) پڑھنا بھی جائز ہے لیکن بندہ کا عقیدہ یہ ہو کہ میں درود پڑھوں گا تو فرشتے (درود پہنچانے والے) میرا درود شریف نبی پاک تک پہنچا دیں گے (مجموع فتاویٰ سرکاتبہ ص ۱۷۷) معلوم ہوا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کوئی بدعتی درود نہیں ان الفاظ کے ساتھ صلوٰۃ والسلام پڑھنا جائز ہے چلو تم لوگ اسی عقیدہ سے پڑھ لیا کرو کہ ہمارا درود فرشتوں کے ذریعے نبی پاک ﷺ تک پہنچ جاتا ہے۔

☆۔ سوانح عمری مولانا غلام اللہ خان صفحہ نمبر ۱۹۸ میں دیوبندی مولوی لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا غلام اللہ خان کے پیر و مرشد مولانا حسین علی صاحب نے خواب میں دیکھا کہ وہ کعبہ شریف میں کھڑے ہیں (اور حضور ﷺ کو دیکھا) تو میں سرکار کے قریب آگیا اور کہا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔

☆۔ غیر مقلدین اہلحدیث کے علامہ ابن قیم کی تصنیف ”جلا الافہام“ کا ترجمہ غیر مقلد اہلحدیث قاضی محمد سیدان سلمان منصور پوری نے کیا اور کتاب کا نام ہی رکھا الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ۔ اب ہم صلوٰۃ والسلام سے روکنے والوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا صحابہ کرام نے الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ کے الفاظ سے درود شریف پڑھا تھا؟ اگر پڑھا تھا تو ثابت کرو؟ ورنہ اپنے مولوی پر بھی بدعت کا فتویٰ لگاؤ۔ لیکن تم ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ تم کو صرف اہلسنت والجماعت سے بغض ہے خود تمہاری جو مرضی آئے کرتے رہو کوئی شرک و بدعت نہیں سب جائز ہے لیکن یا درکھو اگر ہم صلوٰۃ والسلام پڑھ کر بدعتی ہوئے تو مندرجہ بالا حوالہ جات سے تمہارے مولوی بلکہ صحابہ کرام بھی محفوظ نہیں رہے محاذ اللہ۔

☆۔ دیوبندیوں کے جنس مولانا محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ ”میں یہاں تک کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص بیٹھا ہوا تھا، بے اختیار اس کے سامنے نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی آیا اور دل میں اس نے نبی کریم ﷺ کو سامنے تصور کر کے کہہ دیا الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ حاضر و

ماطر کے عقیدے سے نہیں کہتا بلکہ جس طرح آدمی بعض اوقات کسی عائب کو اپنے ذہن میں تصور کر کے پکار کر کہہ دیتا ہے اس طرح کہا تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (بدعت ایک گمراہی صفحہ نمبر ۳۲ مفتی محمد تقی عثمانی)

☆۔ مفتی عبدالستار (مدرسہ خیر المدارس ملتان) کا فتویٰ ہے کہ ”روضا طہر پر حاضر ہو کر بسم اللہ والصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ سلام پیش کرنا جائز ہے۔ جو لوگ منع کرتے ہیں۔ شاید اس لئے کرتے ہیں کہ اس سے عداۃ غیر اللہ لازم آتی ہے۔ سو واضح ہو کہ یہ عداۃ غیر اللہ ممنوع نہیں بلکہ وہ عداۃ غیر اللہ ممنوع ہے جو عائب کیلئے ہو اور اسے مالک نفع و ضرر سمجھے ہوئے پکارا جائے یہ عداۃ شرک ہے۔ (خیر الفتاویٰ جلد اول صفحہ ۱۸۰ طبع دوم ملتان)۔

☆۔ مولوی سرفراز گلکھروی دیوبندی لکھتے ہیں کہ ہمارے تمام اکابر ”الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ“ بطور درود شریف پڑھنے کے جواز کے قائل ہیں کیونکہ یہ بھی فی الجملہ اور مختصر طریقے سے درود شریف کے الفاظ ہیں۔ (مولوی سرفراز گلکھروی ”درود شریف پڑھنے کا شرعی طریقہ“ صفحہ ۷۵)۔

☆۔ مولوی عاشق الحقی بلند شہری مہاجر مدنی دیوبندی فرماتے ہیں کہ روضہ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت سلام کے الفاظ کوئی متعین و مقرر نہیں مختلف حضرات نے مختلف الفاظ لکھے ہیں۔ بعض حضرات نے نیچے لکھے ہوئے الفاظ کو پسند فرمایا۔ اسلام علیک یا رسول اللہ اسلام علیک یا خیر خلق اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ (طریقہ حج و عمرہ ۱۵۱ بحوالہ درود و سلام از مولانا محمد جعفر ۲۹۷)

☆۔ مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی دیوبندی اپنے فتوے میں لکھتے ہیں ”یا رسول اللہ صلوۃ و سلام کے ساتھ مثلاً الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اس نیت سے کہنا کہ ہمارا یہ کلام فرشتے حضور کو پہنچادیں گے جائز ہے۔ (کفایت المفتی ۱۱/۳۶۱ ج ۱)

اعتراض: یہاں بعض کتب میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ حاضر و ناظر اور علم غیب کے عقیدہ کے بغیر پڑھا جائے تب جائز ہے۔ اگر حاضر و ناظر و علم غیب کے بغیر خطاب کے ساتھ بھی پڑھا جائے تو جائز ہے۔

جواب: چلئے جناب آپ حاضر و ناظر اور علم غیب کے نظریہ کے بغیر ہی یہ صلوٰۃ و سلام پڑھا لیا کریں۔ ہمارا اور آپ کا اختلاف ختم ہو جائے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے پہلے تین نظریات اس کے بارے میں لکھے ہیں لہذا ہم یہ برگز نہیں کہتے کہ صرف حاضر و ناظر کے عقیدہ کے ساتھ ہی پڑھیں آپ یہ درود اس نیت کے ساتھ پڑھ لیا کریں کہ ہمارا درود شریف فرشتے پہنچا دیتے ہیں۔ کسی طرح تو پڑھو۔

اعتراضات کے جوابات

اعتراض: درود صرف ایمانی ہی درود ہے افضل ہے، باقی سب بدعتی اور من گھڑت ہیں۔ صرف وہی پڑھو۔

جواب: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ جب درود شریف پڑھنا ہو تو درود ایمانی ہی پڑھو۔ ان کے لئے عرض ہے درود ایمانی نماز کے ساتھ ہی مخصوص ہے کیونکہ بعض حدیثوں میں یہ صراحت و وضاحت کے ساتھ مذکور ہے کہ صحابہ کرام نے نماز میں ہی درود پڑھنے کے بارے میں سوال کیا۔ چنانچہ امام الائمہ امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ السلمی انبیثا پوری متوفی ۳۱۱ھ اپنی صحیح میں اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو مسعود خثیمہ بن عمرو سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور ہم آپ کی خدمت میں حاضر تھے اس نے عرض کی۔ ”اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم نے جان لیا۔ ہم اپنی نمازوں میں آپ ﷺ پر درود بھیجیں تو کیسے بھیجیں۔ آپ ﷺ پر اللہ کا درود ہو۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ خاموش رہے۔ حتیٰ کہ ہمیں یہ بات

پسند آنے لگی۔ کہ اس کو سوال نہیں کرنا چاہئے تھا۔ پھر آپ ﷺ بولے کہ جب تم مجھ پر درود بھیجو تو کہو اللھم علیٰ محمدنا آخر " درود ابراہیمی "۔ اس حدیث میں یہ جملہ "فی صلوتنا" کہ ہم اپنی نمازوں میں آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں۔ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ درود ابراہیمی نماز کا ہی درود ہے۔ یہی حدیث امام حاکم نے المسند رک علی الثخین جلد ۱ صفحہ نمبر ۲۶۸ میں نقل فرمائی اسی طرح امام دھشت علامہ شوکانی غیر مقلد وہابی مقوفی (۱۳۵۵ھ) لکھتے ہیں۔ "ترجمہ اس سے ثابت ہوا۔ کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ مخصوص ہے اور نماز سے باہر اللہ کے فرمان "ان الله و ملائکته الخ" کی تعمیل کسی بھی درود سے ہو جائے گی۔ لہذا کہنے والے نے "اللھم صل علی محمد" کہا تو اس نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی "تحفہ الذاکرین" (صفحہ ۱۳۲) امام نووی فرماتے ہیں کہ "وقد نص العلماء علی کراهة الاقتصار علی الصلوة علیہ صلی اللہ علیہ وسلم من غیر تسلیم" علماء نے تصریح کی ہے کہ حضور ﷺ پر بغیر سلام کے صرف صلوٰۃ پڑھنا مکروہ ہے (شرح نووی علی ہامش مسلم ج ۱ ص ۲) اس وجہ سے درود ابراہیمی پر اقتصار کر کے حضور ﷺ پر صرف صلوٰۃ (درود) پڑھنا کراہت سے خالی نہیں۔ لہذا ہمارا موقف ثابت ہوا کہ درود ابراہیمی نماز کے ساتھ مخصوص ہے اور نماز سے باہر وہ درود پڑھا جائے جس میں سلام بھی ہو۔ لہذا صلوٰۃ و سلام پڑھنا جائز ہے۔ کیونکہ اس میں دونوں حکموں کی تکمیل ہے۔ اور یہ سنی صحابہ و اولیاء و علماء امت ہے۔ اور بدعت نہیں کیونکہ خود نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرام نے پڑھا ہے۔" دوسرا کتب حدیث میں درود ابراہیمی کے علاوہ اور بھی کئی درود شریف موجود ہیں۔ مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم مختصر سادہ درود صحیح بخاری میں لکھا ہے اور صحابہ کرام نے پڑھا ہے تو کیا درود ابراہیمی کے علاوہ یہ درود شریف پڑھ کر بدعتی ہو گے؟ معاذ اللہ۔

اعتراض ﴿آپ نے جو صلوة و سلام کے متعلق احادیث پیش کی ہیں۔ وہ سب ضعیف ہیں۔

جواب ﴿جورسول ﷺ نے نہ فرمایا ہو۔ اس کو حضور ﷺ کا فرمان کہنا جرم ہے تو بغیر کسی وجہ کے اور بغیر دلیل کے حضور ﷺ کے فرمان کو ضعیف کہنا بھی جرم ہے ہاں اگر تمہارے پاس دلیل ہو تو پیش فرمائیں۔ بغیر دلیل کے حضور ﷺ کے فرمان کو رد کرنا بہت بڑا جرم ہے حضور ﷺ کا مشکوٰۃ شریف میں ارشاد موجود ہے کہ "میری ساری امت جنت میں چلی جائے گی مگر مکر نہیں یعنی میری بات کا انکار کرنے والا" تو غور فرمائیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کے فرمان کو رد کرنا انسان کو کدھر لے جاتا ہے۔ اگر مان ہی لیا جائے کہ یہ احادیث ضعیف ہیں تو پھر بھی کوئی مسئلہ نہیں کیونکہ فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بھی محترم ہوتی ہے۔ درج ذیل کتب میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ قوت المقلوب امام ابو طالب محمد علی المکی ص ۳۶۳ ج ۱۔ مقدمہ ابن صلاح، امام ابی عمر عثمان بن عبدالرحمن ص ۴۹۔ تدریب الراوی، امام جلال الدین سیوطی ص ۲۹۸ ج ۱۔ کتاب الاذکار، محدث ذکریا بن محمد بن احمد شافعی۔ موضوعات کبیر، ملا علی قاری ص ۶۳۔ مرقات شرح مشکوٰۃ ملا علی قاری ص ۸۲ ج ۲۔ مقدمہ مشکوٰۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی ص ۹۔ مسک الختام شرح بیوغ المرام، نواب صدیق حسن الہمدیث غیر مقلد ص ۵۷۲ ج ۱۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری الہمدیث لکھتے ہیں "ضعیف حدیث کے معنی ہیں جس میں صحیح حدیث کی شرائط نہ پائی جائیں وہ کئی قسم کی ہوتی ہیں اگر اس کے مقابلہ میں صحیح حدیث نہیں تو اس پر عمل کرنا جائز ہے جیسے کہ نماز کے شروع میں "سبحانک الہم" الخ پڑھنے والی حدیث ضعیف ہے مگر عمل ساری امت کا عمل ہے۔ (اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۳۳ء فتاویٰ ثنائیہ ص ۵۶۱ جلد اول)۔ نواب صدیق حسن خان بھو پالی پیشوائے الہمدیث اپنی کتاب "دلیل الطالب صفحہ نمبر ۸۸۹" میں لکھتے ہیں کہ علماء

کا اتفاق ہے کہ حدیث ضعیف فضائل اعمال میں حجت ہے غیر مقلدین وہابیہ کے شیخ
الکل سید نذیر حسین لکھتے ہیں کہ حدیث ضعیف جو موضوع نہ ہو اس سے استحباب اور جواز
ثابت ہو سکتا ہے۔ (فتاویٰ نذیر یا صفحہ نمبر ۲۶۵) امام نووی شارح مسلم لکھتے ہیں کہ علماء
وحدیثین اور فقہاء وغیرہ یہ فرماتے ہیں کہ فضائل اور ترتیب و ترتیب میں ضعیف حدیث
کے ساتھ عمل کرنا جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ وہ موضوع نہ ہو (کتاب الاذکار مطبوعہ مصر
صفحہ نمبر ۷) لہذا اگر ان کو ضعیف حدیث بھی مان لیا جائے تو بھی کوئی مسئلہ نہیں فضائل
اعمال میں ضعیف احادیث پر عمل کرنا بالکل جائز ہے۔

اعتراض: صحابہ کرام نے یہ درود شریف نہیں پڑھا لہذا حرام و ناجائز ہے۔
جواب: تمہارے قانون کے مطابق اسی وجہ سے حرام ہے کیونکہ صحابہ نے نہیں پڑھا
تو پھر بہت سارے تمہارے سچے علماء اور دیگر متفق علماء دین نے قبر نبوی ﷺ کے قریب
اس کو پڑھنے کو جائز لکھا تو قریب سے بھی تو بدعت و حرام ہو لہذا تمہارے حکم کے مطابق
وہ بھی بدعتی و گمراہ ہوئے۔ دوسرا صحابہ کرام کا کسی عمل کو اختیار نہ کرنا حرام و ناجائز ہونے
کی دلیل نہیں ہے۔ حضرت علامہ احمد بن حجر قسطلانی شارح صحیح بخاری الموابہ اللدنیہ
میں فرماتے ہیں کہ ”الفعل بدل علی الجواز و عدم الفعل لا یبدل علی
المنع (ترجمہ) فعل کرنے سے جواز سمجھا جاتا ہے اور نہ کرنے سے ممانعت نہیں سمجھی
جاتی (۲) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ ”مکرہون چیزے دیگر است و منع
فرمودن چیزے دیگر“ (یعنی) تمہاری جہالت ہے کہ تم نے کسی فعل کے نہ کرنے کو اس
فعل سے ممانعت سمجھ رکھا ہے۔ (تحفہ اشاعرہ ص ۱۰۰)

قاری طیب دارالعلوم دیوبند لکھتے ہیں کہ ”دلیل کے طور پر فعل صحابہ کا مطالبہ کرنا فن
استدلال کو چیلنج کرنا ہے کسی کام کو منع کرنا اور ہے اور نہ کرنا اور ہے (مفہوم کلمہ طیبہ) یعنی
کسی کام کا صحابہ کرام کا نہ کرنے سے منع یا ناجائز ہونا ثابت نہیں ہوتا بلکہ منع کرنے سے

ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ یس معلوم ہوا اگر صحابہ کرام نے نہ بھی کیا تو حرام و ناجائز ثابت نہیں ہوتا۔ باقی یہ کہتا بھی غلط بیانی ہے کہ صحابہ کرام نے نہیں پڑھا ہم نے پہلے حوالہ جات عرض کر دیئے ہیں کہ صحابہ کرام نے پڑھا۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ حق کو سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں گزارش ہے کہ اگر کوئی کتاب میں لفظی و معنوی یا کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو اطلاع فرما دیجئے۔ اور کوئی سوال و اعتراض ہو تو ہمارے ای میل پر ارسال کیجئے۔

احمد رضا قادری رضوی سلطانپوری

nusratulhaq@yahoo.com

.....**وسلام۔**.....

نفس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM